اداریہ

کیا مسلمان دم توڑتے ہوئے کمیونزم سے کچھ سیکھ سکتے ہیں

اسلام نے سوویت یونین کے مسلمانوں کو صدیوں تک اپنا اسیر رکھا ہے۔ اس کے مختلف حصوں میں رہائش پذیر مسلمانوں کے مشترکہ ورثے کی جڑیں بھی اسلام میں پیوست ہیں۔ اگرچہ لسانی عنصر نے مختلف مسلم قومیتوں کو ایک دوسرے سے کسی حد تک جدا رکھا۔ لیکن ثقافت کی ہم آہنگی کو ان سے علیحدہ نہیں کیا جاسکا۔ اسلام وسطی ایشیا اور قفقاز کے مسلمانوں کا ماضی میں بھی اور اب بھی ایک مذہب اور طرزِ زندگی چلا آ رہا ہے۔ اسلام کے خلاف روس کے اس پراپیگنڈے نے کہ یہ ایک رجعت پسندانہ نظریہ ہے، مسلمان دانشوروں کو اسلام اور کمیونزم کے درمیان انتخاب کے سلسلے میں الجھائے رکھا، تاہم سوویت حکام روس کے تمام حصوں کے مسلمانوں میں اسلام کی پائیدار خاصیت پر انگشت بدنداں ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس ہے کہ اسلام روسی پراپیگنڈے کا جواب دے سکتا ہے اور اس کے وجود سے خود سوویت یونین میں نظریاتی تصادم نے جنم لیا ہے۔ اگرچہ سرکاری علماء کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو بے اثر کرنے کی کوشش کی گئی، لیکن اسلام کی طرف سے غیر اسلامی نظریات کے ساتھ سمجھوتے کے کوئی شواہد نظر نہیں آئے اور اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ مسلمان غیر رجسٹر شدہ مساجد اور اماموں پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں۔

یہ بات اب واضح ہے مسلمانوں کو مارکسسٹ-لیننسٹ عالمی منظر سے ہم آہنگ کرنے کی روسی کوششوں کی راہ میں اسلام سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ مسلمانوں کے علاقے میں صورت حال خاصی پیچیدہ ہے۔ کیونکہ مسلمان اسلام کو اپنی قومی بیداری کا ایک اہم حصّہ خیال کرتے ہیں، اور قومی ثقافت سے انہیں اپنی غیر سرکاری عبادت گاہوں، خانقاہوں، عبادات کی ادائیگی اور رمضان، عید، ختنے اور نکاح (اسلامی شادی) وغیرہ کی تقریبات کو قائم اور جاری رکھنے میں مدد ملی ہے۔ قومی ثقافت کا اثر اتنا شدید تھا کہ کمیونسٹ اسے ختم کرنے میں ناکام رہے۔ اس کی بجائے انہوں نے اسلام اور مقامی قوم پرستی کے ساتھ سمجھوتے کی اجازت دے کر ایک قسم کا لاتعلقی کا رویّہ اختیار کرلیا۔ سرکاری سطح پر حاصل ہونے والی جزوی کامیابی سراسر سرخ فوج کی مرہونِ منّت ہے۔

اسلامی قدروں کو زندہ رکھنے میں نوجوانوں اور بوڑھوں، مردوں اور عورتوں ہر قسم کے لوگوں نے کردار ادا کیا ہے۔ گھر کے اندر اور باہر کی زندگی میں تفریق، ان کے دلوں میں پائے جانے والے ایمان کو دبانے میں کامیاب نہ ہوسکی۔ بہرحال انسان اپنی

نمایاں خصوصیات کے ذریعے معاشرے کی تشکیل کرتے ہیں۔ مسلم معاشرے میں تاریخی طور پر ایک ایسا نفسیاتی عنصر پایا جاتا ہے جو مادّی زندگی کے ابہام کے حامل مارکسسٹ سوچ کے لیے اجنبی ہے۔ کمیونزم کی ناکامی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مسلمانوں کا ذہن کمیونزم کی تعبیر کے سلسلے میں تضاد کا شکار تھا۔

کمیونزم کے روسی تجربے سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ اسلام کے ساتھ ناروا سلوک اسے ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔ یہ دوبارہ ابھر رہا ہے، جبکہ اس کے برعکس کمیونزم اپنے ہی خون میں غلطاں و پیچاں نظر آتا ہے۔

مسلمان شاید کمیونزم کے زوال پر خوش ہو رہے ہوں اور بلا شبہ انہیں اسلام کے احیاء پر بھی خوش ہونا چاہیے جو اپنی ابتدائی صورت میں ان کی سرحد کے قریب پہنچ گیا ہے۔ لیکن جس بات پر انہیں اپنی پوری توجہ مبذول کرنا ہے وہ مذہبی آزادی کی مکمل بحالی ہے جو انہیں مذہب کے سوویٹ قانونی مسودّے میں ابھی تک پوری طرح عطا نہیں کی گئی۔ قانون میں مذہبی گروہوں کی بجائے زیادہ اختیارات حکام کو دیئے گئے ہیں۔ ابھی جبکہ مذہبی ناروا داری نے اپنے پنجے بہت گہرے گاڑ رکھے ہیں متذکرہ قانون کے نتائج کے بارے میں کہنا قبل از وقت ہے۔

تاہم اس حقیقت کے پیشِ نظر کہ سوویت یونین میں مسلم امّہ نے مذہبی زندگی کے سلسلے میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے، انہیں امّت کی مکمل اور بہتر ترقی کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلم امّہ کا ڈھانچہ سوویت یونین میں رہائش پذیر تمام مسلمانوں کے مؤثر اتحاد کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو، اور اس میں نسلی، علاقائی اور مقامی روایات وغیرہ سے متعلق اختلافات سے درگزر کرتے ہوئے ایک مشترکہ مقصد کا تعین کیا جائے۔ اگرچہ اس قسم کے اتحاد کا مظاہرہ اتنا آسان نہیں ہے۔ لیکن یہ مقصد کے حصول کے لیے ایک بنیادی تقاضے کی نشاندہی کرتا ہے۔